"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صفر - ربیع الاول ۱۳۸۹ ہجرت ۱۳۴۸ ہش مئی ۱۹۶۹ء

لیفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب جو ۵ اپریل ۱۹۶۹ء کو نائجیریا میں وفات پا گئے انا للہ و انا الیہ راجعون - آپ نے آٹھ سال تک بطور میڈیکل مشنری نائیجیریا میں جماعت کی خدمت کی

Lt. Col Dr. Mohammad Yusuf Shah, Medical Missionary. He passed away on 5th of April 1969 in Lagos, Nigeria. The late Dr. Shah was the first doctor to open the Ahmadiyya Dispensary in Nigeria. He worked there for eight years

محترم ڈاکٹر شاہ صاحب نائیجیریا میں احمدیہ جماعت کے جلسہ سالانہ منعقدہ دسمبر ۱۹۶۱ء میں تقریر فرما رہے ہیں

The late Dr. Shah is seen in this picture addressing the Gathering on the occasion of the Jalsa Salana of the Ahmadiyya Jamaat in 1961

ایڈیٹر
نسیم سیفی

Mr. B.A. Rafiq with some members of the staff of Tahrik-i-Jadid

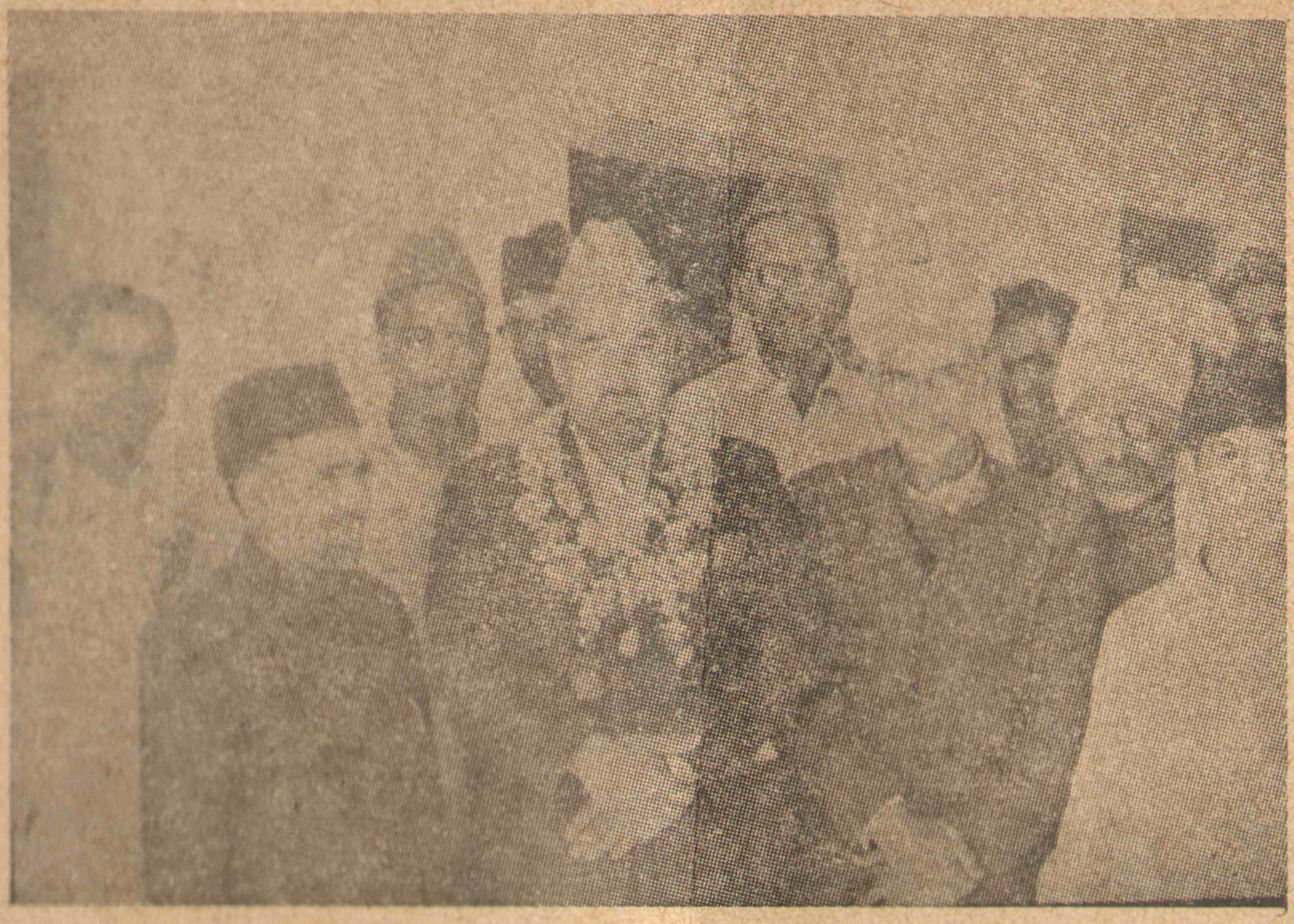

مکرم بشیر احمد صاحب رفیق انگلستان واپسی سے قبل تحریک جدید کے کارکنوں کے ہمراہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Left to Right: Maulvi Nur-ud-Din Munir, Hassan Mohammad Khan Arif, Maulvi Sultan Ahmad Shahid, Editor Tahrik-i-Jadid, Mubarak Muslih-ud-Din, A.Q.Hafiz

بائیں سے دائیں : مولوی نور الدین صاحب منیر - حسن محمد خان صاحب عارف - مولوی سلطان احمد صاحب شاهد - ایڈیٹر تحریک جدید - مبارک مصلح الدین صاحب حافظ قدرت اللہ صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

ہجرت ۱۳۴۸ھ

(مئی سنہ ۱۹۶۹ء)

(ایڈیٹر)

نسیم سیفی

سالانہ چندہ:- دو روپے۔ فی پرچہ:- بیس پیسے

جملہ خط و کتابت بنام مینجنگ ایڈیٹر ہونی چاہیئے۔

۱۔ خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر فرمایا کریں۔

۲۔ پرچہ نہ ملنے کی اطلاع ہر ماہ کی بیس تاریخ تک بھجوانے سے پرچہ دوبارہ بھیجا جا سکتا ہے۔

۳۔ چندہ اپنی جماعت میں دیگر چندوں کے ساتھ ادا کیا جا سکتا ہے البتہ ہمیں اطلاع ضرور دیں کہ ادائیگی کر دی گئی ہے۔

ترتیب

• محترم کرنل ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر۔ (اداریہ) ص۲

• "یہوواہ وٹنسز" تحریک ص۵

• حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (نظم) ص۱۲

• غبارے (نظم) ص۱۳

• کاروانِ اسلام (تحریک جدید کی خبریں) ص۱۴

• احترامِ عمل (اقتباس) ص۱۶

• محترم کرنل ڈاکٹر محمد یوسف شاہؒ کی یاد میں۔ ص۱۷

• کشمیر کی کہانی (تبصرہ) ص۲۴

• اشتہارات ص۲۵

پبلشر:- عبداللطیف خان

مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ تحریک جدید

دفاتر تحریک جدید انجمن احمدیہ

پاکستان - ربوہ

طالبِ دعا۔ نورالدین خوشنویس ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۵ | ماہنامہ تحریک جدید ربوہ | شمارہ ۵

ہجرت ۱۳۴۸ھ ش

(مئی ۱۹۶۹ء)

اداریہ

محترم کرنل ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب کا ذکرِ خیر

ہم اپنے قارئین کو نہایت افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دیتے ہیں کہ ہمارے ایک محترم بزرگ کرنل ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب جو نائیجیریا میں احمدیہ ڈسپنسری لیگوس کے انچارج تھے گزشتہ ماہ پانچ تاریخ کو اس دارِ فانی کو خیرباد کہہ کر اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات عطا فرمائے۔ آمین

محترم ڈاکٹر صاحب نے نوجوانی میں احمدیت قبول کی اور پھر اس طرح احمدیت کے ہو رہے کہ دل و جان قربان کر دیئے۔ جہاں رہے اور جہاں گئے حقیقی اسلام پر خود عمل کرتے ہوئے دوسروں کو اس کی دعوت دینا آپ کا محبوب مشغلہ رہا۔ فوجی سروس میں آپ کو خدا کے فضل سے دنیا کے مختلف علاقوں میں جانے کا موقع ملا۔ ہر علاقے میں عیسائیوں اور مادہ پرستوں کو اس واحد و یگانہ کی طرف لانے کی سعی فرماتے رہے جس نے خود اپنے ہاتھ سے رُوحوں پر نمک چھڑکا ہے اور اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کہہ کر

ہر ذی رُوح کو اپنی ذات کی طرف توجہ دلائی ہے۔

فوجی سروس سے فارغ ہوئے تو اپنی پرائیویٹ پریکٹس شروع کر دی اور اس کے ذریعہ بھی "مسلمان را مسلمان باز کردند" پر پُوری جانفشانی سے عمل کرتے رہے۔ کیونکہ علاج معالجہ کے ساتھ ساتھ اپنے مریضوں کو حقیقی اور فعّال مسلمان بنانے میں کوشاں رہتے۔ ان کی انہی کوششوں کو اور اس جذبے کو جوان کوششوں کے پیچھے کارفرما تھا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے نوازا اور آپ کو وقفِ زندگی کی توفیق دی۔ چنانچہ ۱۹۶۱ء میں آپ زندگی وقف کر کے اسلام اور انسانیت کی خدمت کے لئے نائیجیریا روانہ ہو گئے۔

اُن دنوں آپ کی صحت بھی کوئی ایسی اچھی نہ تھی اور ڈسپنسری کے آغاز کے لئے محنت بھی معمولی سے زیادہ درکار تھی لیکن ہم یہ گواہی دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ محترم ڈاکٹر صاحب نے شبانہ روز محنت کر کے تمام ضروری امور سرانجام دیئے اور ان تمام عوامل کو جمع کیا جو ڈسپنسری کے لئے ضروری تھے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو آٹھ سال تک اس ڈسپنسری کے ذریعہ خدمتِ خلق کا قابلِ رشک موقع عطا فرمایا اور آپ نے اس سے خوب خوب فائدہ اٹھایا۔ آپ کو کام میں مصروف دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا کہ گویا آپ دونوں ہاتھوں سے ثواب سمیٹنے کی کوشش میں ہیں اور کسی ایک لمحہ کا ضیاع بھی آپ کو انتہائی ناگوار گزرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشن کی ڈسپنسری ہونے کی وجہ سے ڈاکٹری فیس بالکل برائے نام تھی۔ لیکن جس ذوق و شوق سے محترم ڈاکٹر صاحب نے دن رات مریضوں کی خدمت کی اس سے ان کی ہر دلعزیزی میں بے پناہ اضافہ ہوا اور مشن کو بھی اس ہر دلعزیزی نے بہت فائدہ پہنچایا۔

محترم ڈاکٹر صاحب مشن کے کاموں میں گہری دلچسپی لیتے تھے۔ ہر وقت اور ہر موقعہ پر آپ ہر وہ خدمت کرنے کے لئے تیار رہتے تھے جو نظام اُن کے سپرد کرتا تھا۔ ہفتہ واری تبلیغی وفود میں یا یوم التبلیغ کے موقع پر، یا کھُلی ہوا میں شام کے وقت لیکچروں کے لئے وہ ہر وقت مستعد نظر آتے تھے۔ بڑھاپے کے باوجود انہیں اصرار ہوتا تھا کہ تبلیغی وفود کے لئے کار وہ خود ڈرائیو کریں گے تاکہ تبلیغ کے ساتھ اس خدمت کا بھی انہیں ثواب ملے۔

متعدد بار محترم ڈاکٹر صاحب کو لیگوس کی احمدیہ مسجد میں جمعہ پڑھانے کا بھی موقعہ ملا۔ آپ کی بات میں خلوص اور آواز میں جذبہ ہوتا تھا اور آپ اکثر و بیشتر خلافت سے وابستگی اور نظام کی اطاعت ہی کو اپنا موضوع بناتے تھے۔ کسی فرد کو کبھی ذرا سا بھی صحیح راہ سے ہٹتا دیکھتے تو فوراً اس کی اصلاح کرتے۔ نوجوانوں کی اصلاح اور تربیت کی طرف انہیں خاص توجہ تھی۔ اکثر فرماتے تھے کہ مستحکم تسلسل کے لئے نوجوانوں کی صحیح تربیت از حد ضروری ہے

مبلغین کرام سے انتہائی ادب سے پیش آتے تھے بلکہ ذاتی طور پر انکی خدمت کو باعثِ سعادت سمجھتے تھے۔ حوصلہ افزائی کے آپکو ایسے طریق آتے تھے کہ راقم کے کانوں میں ابھی تک ان کی آواز گونجتی ہے حقیقت یہ ہے کہ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ غریب الوطنی کی موت اور پھر خدمتِ اسلام بجالاتے ہوئے آپ بلاشبہ شہید کا رتبہ پاگئے ہیں ہیں اسی لئے آپکو بہشتی مقبرہ میں مبلغین کے قطعہ میں دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب کے درجات کو ہمیشہ بلند کرتا رہے اور پسماندگان کو توفیق عطا فرمائے کہ مرحوم کی خوبیوں کو زندہ رکھیں اور ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے خدمتِ دین کو اپنا شعار بنائیں۔ آمین +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی افریقہ ——— اور ——— تعلیم

دنیا میں متعدد اسلامی علاقے ایسے ہیں جہاں مسلمان تعلیمی پسماندگی کے باعث دیگر اقوام کا مقابلہ کرنے سے عاجز ہیں بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ ان علاقوں میں اپنے حقوق لینے سے بھی قاصر ہیں۔ مغربی افریقہ بھی ایسا ہی ایک علاقہ ہے۔ یہاں متعدد ممالک میں مسلمان تعداد کے لحاظ سے عیسائیوں یا مشرکوں سے زیادہ ہیں لیکن تعلیمی پسماندگی کے باعث نہ انکی کوئی آواز ہے اور نہ انہیں کوئی اقتدار حاصل ہے۔

احمدیہ جماعت اسلامی تعلیم کی تبلیغ کے ساتھ ساتھ مسلمان بھائیوں کی تعلیمی مدد میں بھی ہر آن مصروف ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ مغربی افریقہ کے مسلمان بھائی احمدیہ جماعت کی تعلیمی خدمات کو بھی اسی طرح استحسان کی نظروں سے دیکھتے ہیں جس طرح تبلیغی کوششوں کو۔

حال ہی میں سیرالیون کے گورنر جنرل جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہیں احمدیہ سکول جورو میں تشریف لے گئے اور نہ صرف احمدیہ جماعت کی کوششوں کو سراہا بلکہ اپنے اس ارادہ کا اعادہ کیا کہ وہ حسبِ سابق آئندہ بھی جماعت کی تعلیمی کوششوں میں تیزی اور مزید افادیت پیدا کرنے کے لئے ہر ممکن مدد فرماتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور ان کے اس ارادہ میں برکت ڈالے۔ آمین

اس وقت سیرالیون میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے چار سیکنڈری سکول نہایت کامیابی سے مسلمان بھائیوں کی خدمت کر رہے ہیں۔ اسی طرح غانا میں تین سیکنڈری سکول ہیں۔ گیمبیا اور نائیجیریا میں عنقریب سیکنڈری سکول کھلنے والے ہیں۔ ان سکولوں کی وجہ سے حالات بدل رہے ہیں اور مسلمان خدا کے فضل سے تعلیم کے میدان میں بھی دوسروں کے دوش بدوش کھڑے ہونے کی کامیاب کوششیں کر رہے ہیں +

نسیم سیفی

"یہوواہ وٹنسز" تحریک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(گزشتہ جلسہ سالانہ کے اجلاسِ شبینہ میں یہ مقالہ پڑھا گیا)

"یہوواہ وٹنسز" تحریک کیا ہے۔ یہ تحریک کب، کس طرح اور کہاں شروع ہوئی۔ اس کے مخصوص عقائد کیا ہیں۔ یہ عقائد کس حد تک قابلِ قبول ہیں یا انہیں کس حد تک اور کس طرح رد کیا جانا ضروری ہے۔ اس تحریک کا احاطۂ عمل کیا ہے اور دوسروں کو کس طرح متاثر کرتا ہے۔ ہماری جماعت اس تحریک کو کس درجہ اہمیّت دے سکتی ہے اور اپنے اعتقادات کی تبلیغ کی راہ میں اسے کس حد تک مفید اور کس زاویے سے حائل سمجھتی ہے۔ یہ ہیں چند ایک سوالات جن کا جواب میری اس مختصر سی تقریر میں وقت کی رعائت کے ساتھ دیا جائے گا۔ انشاء اللہ و باللہ التّوفیق۔

اہمیّت

یوں تو اس تحریک اور ایسی ہی دیگر تحریکات کا مطالعہ ہر شخص کی دلچسپی کا باعث ہو سکتا ہے لیکن ایک ایسی جماعت کے لئے جس کا مطمحِ نظر ساری دُنیا میں اپنے مذہب کی تبلیغ اور مذاہبِ باطلہ کی تردید ہو اس کے لئے تو ان تحریکات کا مطالعہ نہ صرف دلچسپی کا باعث ہونا چاہیئے بلکہ ایک ضرورتِ حقّہ بھی۔ کیونکہ جب تک دوسرے لوگوں کے عقائد سے کما حقہٗ واقفیت نہ ہو ان کی تردید کس طرح کی جا سکتی ہے اور ہم اپنے عقائد بھی کس طرح پیش کر سکتے ہیں۔ آخر اپنے عقائد پیش کر کے کہنا تو یہ ہے کہ یہ عقائد دوسروں کے عقائد سے بہتر ہیں۔ اس کی ایک چھوٹی سی مثال وضاحت کے لئے بیان کر دیتا ہوں۔ عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ عیسائی لوگ تین خدا مانتے ہیں اور تینوں کو ایک دوسرے کے برابر سمجھتے ہیں۔ اب فرض کیجئے کہ آپ ایک عیسائی سے ملیں اور یکے بعد دیگرے اپنے تمام دلائل جو تثلیث کی بیخ کنی کے لئے ضروری ہیں پیش کرنے شروع کر دیں۔ اور وہ آپ سے صرف اتنا کہے "قطع کلامی معاف۔ ہم تو یہ مانتے ہی نہیں کہ خدا تین ہیں تینوں ازلی ابدی ہیں اور تینوں ایک دوسرے کے برابر ہیں"۔ یہ سُنکر آپ حیران رہ جائیں گے کہ بات کیا ہوئی عیسائی تو تین خدا مانتے ہیں اور یہ شخص ہے بھی عیسائی۔ کہیں یہ دل لگی تو نہیں کر رہا۔ لیکن بات یہ ہے کہ وہ دل لگی نہیں کر رہا بلکہ آپ کو نہایت سنجیدگی کے ساتھ اپنا عقیدہ بتا رہا ہے۔ دُنیا میں ایسے عیسائی بھی موجود ہیں جو تثلیث

کے قائل نہیں۔ اب آپ نے دیکھا یہ کس درجہ ضروری ہے
کہ ہم نہ صرف اپنے عقائد اور ان کی ہمہ گیر افادیت سے
پوری طرح واقف ہوں بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ ہمیں
یہ معلوم ہو کہ دوسرے لوگ کس کس عقیدہ کے ہیں۔ انکے
آپس میں اتفاقات اور اختلافات کیا ہیں۔ مجھے یقین
ہے کہ یہوواہ وٹنسز کے متعلق بعض باتیں تو یقیناً آپ
کے لئے نئی ہوں گی۔ اور شائد بعض حیران کن بھی ہوں
کیونکہ اس فرقے کے متعلق (فرقے کا لفظ میں نے معروف
معنوں میں ضرورت کے مطابق استعمال کر لیا ہے ورنہ وہ
خود اس بات سے انکاری ہیں کہ وہ کوئی فرقہ ہیں تفصیل
انشاء اللہ بعد میں آئے گی) عام طور پر بہت کم واقفیت
پائی جاتی ہے۔ بلکہ بعض لوگوں کے لئے تو یہ نام بھی نیا ہوگا
یعنی اس سے پہلے کبھی انہوں نے سنا ہی نہ ہوگا کہ
عیسائیوں کا کوئی فرقہ یا گروہ اپنے آپ کو یہوواہ وٹنسز
کے نام سے موسوم کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وجہ تسمیہ

آئیے اب سب سے پہلے ہم اس تحریک کے نام
کا تجزیہ کریں اور دیکھیں کہ یہوواہ وٹنسز کے کیا معنی ہیں
اور یہ نام کیوں اختیار کیا گیا تھا۔ یہوواہ کا انگریزی
تلفظ Jehouah ہے اور وٹنس ہے ہی انگریزی
لفظ جس کے معنی ہیں گواہ۔ یہوواہ یا Jehouah
کے معنی ہیں خدا۔ یہوواہ دراصل عبرانی لفظ ہے بائیبل
کے سب سے پہلے نسخے جو عبرانی میں لکھے جاتے تھے ان
میں خدا کے نام کے لئے چار عبرانی حروف God.

YHWH - VAU - HE استعمال کئے جاتے تھے۔ اگر
ان حروف کو انگریزی میں لکھا جائے تو YHWA
لکھا جائے گا۔ اور یہ نام ساری بائیبل میں ۶۸۲۳
دفعہ لکھا ہوا ملے گا۔

اللہ تعالیٰ کے نام کی تکریم کے باعث یہودیوں
نے یہوواہ کہنے کی بجائے Adonai (یعنی
Lord) یا Elohim (یعنی خدا) کہنا
شروع کیا تو بائیبل کے ترجموں میں بھی یہوواہ کی بجائے
Adonai اور Elohim کے ترجمہ کو استعمال
کیا جانے لگا۔ اور اس طرح بائیبل میں سے Jehouah
کا لفظ تقریباً غائب ہو گیا۔

بائیبل کے بیان کے مطابق جب حضرت موسیٰ
علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرعون کے پاس بھیجا تو اسے
کہا "I AM THAT I AM"
اور کہ تو اس سے جا کر کہنا کہ I AM یعنی
Eheyeh نے مجھے بھیجا ہے۔ یا "ہمارے باپ دادوں
کے خدا Jehovah نے مجھے بھیجا ہے"۔ اس کیساتھ
ہی بائیبل میں یہ بھی لکھا ہے کہ خدا نے کہا کہ میں ظاہر تو حضرت
ابراہیم۔ اسحٰق اور یعقوب علیہم السلام پر بھی ہوا تھا لیکن وہ
میرے نام Jehouah سے ناواقف تھے۔ اس
نام سے میں ابھی پہچانا جانے لگا ہوں۔

بائیبل کے یونانی زبان میں سب سے پہلے ترجمہ
جسے عام طور پر SEPTUAGINT VERSION
کہا جاتا ہے یہوواہ کی بجائے Adonai اور
Elohim استعمال کئے گئے تھے۔ اور اس کے

بعد پھر یہی الفاظ استعمال ہوتے چلے گئے۔

Authorised Version جو کنگ جیمز کے زمانے میں چھپی تھی اس میں خروج ۶:۳ - زبور ۸۳:۱۸ اور یسعیاہ ۲۸:۱۲ میں Jehovah کا لفظ موجود ہے۔ امریکن سٹینڈرڈ ورشن میں ہر جگہ Jehovah کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

یہاں اس بات کا بیان دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ چونکہ سب سے پہلے نسخوں میں YHWH کے حروف استعمال ہوئے تھے اور ضروری اعراب کے بغیر اس کا کوئی صحیح تلفظ متعین کرنا مشکل ہے اِس لئے خیال کیا جاتا ہے کہ یہ کسی کو معلوم نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنا یہ نام بتایا تھا تو اس کا کیا تلفظ تھا یہوواہ Jehovah یا یہوے وغیرہ یہ سب فرضی تلفظ ہیں۔ اور اس لئے استعمال کئے جاتے ہیں کہ غالباً اصل تلفظ کے قریب ترین ہیں۔

وٹنس کے معنی ہیں گواہ۔ یسعیاہ میں لکھا ہے یہوواہ نے کہا تم میرے گواہ ہو (Authorised Version میں یہوواہ کی بجائے Lord کا لفظ ہے) یہوواہ کا لفظ امریکن سٹینڈرڈ ورشن میں سے لیا گیا ہے)۔

چنانچہ یسعیاہ کی ان آیات کے مطابق اس تحریک والوں نے اپنا نام یہوواہ وٹنسز یعنی "گواہانِ خدا" رکھ لیا۔ لیکن یہ نام تحریک کا آغاز ہونے کے کئی سال بعد چُنا گیا تھا۔ اس سے پہلے یہ لوگ مختلف دیگر ناموں سے یاد کئے جاتے تھے۔ تفصیل بعد میں آئے گی۔

یہ تحریک کس طرح، کب، کہاں شروع ہوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(CHARLES TAZE چارلس ٹیز رسل RUSSELL) جو یہوواہ وٹنسز کے پیشرو ہیں پٹس برگ امریکہ میں ۱۶ فروری ۱۸۵۲ء کو پیدا ہوئے اور بعد میں عام طور پر Pastor Russell کے نام سے مشہور ہوئے۔ کہتے ہیں کہ انہیں شروع ہی سے بائیبل کے مطالعہ کا از حد شوق تھا۔ مطالعہ میں انہماک کی یہ کیفیت تھی کہ رات کے دو دو بجے تک اپنے باپ کے سٹور روم میں ماحول سے بے خبر ہو کر بائیبل کے مطالعہ میں مصروف رہتے تھے۔ پندرہ سولہ سال کی عمر میں بائیبل پر غور و فکر کے نتیجہ میں ان کے دل میں عیسائیت کے بعض مروّجہ عقائد سے بیزاری پیدا ہو چکی تھی۔ وہ اکثر اس بات پر غور و فکر کیا کرتے تھے کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ بعض انسانوں کے لئے ابدی جہنّم کی سزا مقرر کی جائے۔ مسیح ناصری کی آمدِ ثانی بھی ان کی خاص دلچسپی کا باعث تھی۔ وہ کس طرح آئیں گے۔ کب آئیں گے۔ جب آئیں گے تو دُنیا کی کیا حالت ہوگی۔ عیسائی قوم کس دَور میں سے گزر رہی ہوگی اور یسوع مسیح آکر دُنیا کے مختلف المذاہب لوگوں کیساتھ کیا سلوک کریں گے۔ کیا عیسائیوں کے تمام فرقوں کو وہ گلے سے لگائیں گے یا صرف کسی ایک کو۔ اگر صرف ایک فرقے کو وہ اپنائیں گے تو وہ فرقہ کونسا ہے۔ اور ایسے کئی دیگر سوالات ان کے ذہن میں ایک ہلچل پیدا کر دیتے تھے۔

پہلی بائیبل کلاس

چنانچہ بائیبل کے گہرے مطالعہ

کے لئے انہوں نے اپنے چند ایک دوستوں کو ساتھ ملایا اور ۱۸۷۰ء میں ایک بائیبل کلاس کھول دی۔

بائیبل کے مطالعہ کے نتیجہ میں رسل کا یہ گروہ اس عقیدہ پر قائم ہو گیا کہ یسوع مسیح دوبارہ آئیں گے تو صرف روحانی حیثیت سے ان کی واپسی ہو گی جسمانی شکل میں وہ نظر نہیں آئیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح کی دوبارہ غیر مرئی آمد

چنانچہ ۱۸۷۴ء میں رسل اور ان کے ساتھیوں نے محسوس کیا کہ یسوع مسیح دوبارہ دنیا میں واپس آ گئے ہیں اور ایک محدود عرصہ تک (جو ان کے خیال میں ۱۹۱۴ء تک کا عرصہ تھا) ان کا کام یہ ہے کہ وہ ان تمام لوگوں کو جو ان کے ہیں یعنی ان پر حقیقی ایمان رکھتے ہیں جمع کریں اور غلط عقائد سے نجات دلائیں۔ ۱۹۱۴ء تک یہ کام کرنے کے بعد وہ یعنی یسوع کفر کی حکومت (Gentile rule) کے خاتمہ کا اعلان کر دیں گے اور اس وقت سے خدا کی حکومت قائم ہو جائے گی جس میں ان کے اپنے معتقدین شامل ہوں گے۔ اس نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ عیسائیوں کو مروجہ عیسائیت کے غلط عقائد کو خیرباد کہہ کر حقیقت کی جستجو کرنی چاہیئے اور اسے حاصل کرنے کے بعد دل و جان سے اس کی اشاعت میں لگ جانا چاہیئے۔

باربر سے الحاق

N. H. BARBOUR ۱۸۷۶ء میں OF ROCHESTER N.Y کے رسالے THE HERALD OF THE MORNING کی ایک کاپی رسل کے ہاتھ لگ گئی اور انہیں پتہ چلا کہ کچھ اور لوگ بھی ان کے ہم عقیدہ ہیں اور یہی مانتے ہیں کہ یسوع مسیح کی آمدِ ثانی صرف روحانی ہو گی نہ کہ جسمانی۔ چنانچہ رسل (RUSSELL) اس بات سے بہت خوش ہوئے اور ان کے سٹڈی گروپ نے باربر (BARBOUR) کے گروپ سے الحاق کر لیا۔ بلکہ رسل نے باربر کے پرچے کے لئے ضروری اخراجات مہیا کرنے شروع کر دیئے اور اس کے بدلہ میں انہیں یہ سہولت دی گئی کہ وہ اپنے خیالات کو اس رسالے کے اوراق میں شائع کر سکیں۔

لیکن کچھ عرصہ بعد (دو سال کے اندر اندر) ان دونوں کا آپس میں اختلاف ہو گیا اور رسل نے فیصلہ کیا کہ وہ باربر (BARBOUR) اور اس کے رسالہ سے قطع تعلق کر لیں۔ نہ انہیں کوئی مالی امداد دیں اور نہ کوئی مضمون لکھیں۔ اس موقع پر وہ اپنی سوانح حیات میں لکھتے ہیں کہ میرے دل نے گواہی دی کہ اس رسالے سے محض قطع تعلق کر لینا تو یسوع مسیح کے ساتھ وفاداری کا ثبوت نہیں ہے۔

واچ ٹاور رسالہ

چنانچہ سفروں کو ترک کر کے جولائی ۱۸۷۹ء میں انہوں نے اپنا ایک الگ رسالہ جاری کر دیا جس کا نام ZION'S THE WATCH TOWER & HERALD OF CHRIST'S PRESENCE رکھا گیا۔ اس پرچے کے ابتدائی

الفاظ یہ تھے :-

"واچ ٹاور کی پہلی جلد کا یہ پہلا شمارہ
ہے اور ہم نہیں چاہتے کہ کوئی بات
جو اس میں موجود ہونی چاہیئے وہ
شائع ہونے سے رہ جائے۔ جس زمانے
میں ہم زندگی گزار رہے ہیں یہ آخری
زمانہ ہے۔ یہ خداوند خدا کا دن ہے
خوشخبری کے زمانے کا آخری حصہ ہے
اور اس لئے کہہ سکتے ہیں کہ نئی دنیا
کا آغاز ہے۔ یہ تمام باتیں ایسی ہیں
کہ جو شخص بائیبل کا مطالعہ کرے گا
وہ انہیں آسانی سے سمجھ سکے گا۔
کیونکہ روح القدس اس کی رہنمائی
کرے گا۔ بیرونی شہادتیں بھی اِس
بات کی طرف توجہ دلا رہی ہیں جو ہم
کہتے ہیں ہماری یہ خواہش ہے کہ گھر
کے لوگ (یعنی عیسائیت کے پیروکار)
اس حقیقت سے پوری طرح آشنا
ہوں۔"

رسل کو مسیح کی آمدِ ثانی کے پیغام کی اشاعت کا اس درجہ خیال تھا کہ WATCH TOWER کی اشاعت کے دوسرے ہی سال انہوں نے اس پرچہ میں ایک اعلان شائع کیا جس کا عنوان تھا

WANTED 1000 PREACHERS

یعنی ایک ہزار مبلغین کی ضرورت ہے۔ اور اپنے قارئین کے سامنے یہ سکیم پیش کی کہ پورے وقت کے لئے یا جزوقتی طور پر وہ اپنے آپ کو دین کے کام کے لئے وقف کریں۔ ان کا یہ اعلان دلچسپی سے سنا جائے گا :-

"کیونکہ چرچ یعنی عیسائیت کا نظام
خدا کا باغ ہے اور اس باغ میں
ہر شخص کے لئے کام موجود ہے —
خدا نے ہر شخص کو اس کام کے لئے
بُلایا ہے۔ اگر آپ کے پاس نصف
گھنٹہ یا ایک گھنٹہ یا دو یا تین گھنٹے
فارغ ہیں تو اتنا ہی وقت آپ دیں
اور خدا اسے قبولیت عطا کرے گا
کون کہہ سکتا ہے کہ اتنے سے کام
سے کس قدر برکت ملے گی۔"

اس پرچے (WATCH TOWER) کے ذریعہ انہوں نے اپنے خیالات کی تبلیغ کے علاوہ ایک اور کام بھی کیا اور وہ یہ تھا کہ اسکے خریداروں سے مل کر ہر جگہ سٹڈی گروپ ترتیب دینے شروع کر دیئے۔ چنانچہ ۱۸۷۹-۸۰ء میں انہوں نے تیس کے قریب سٹڈی گروپ بنائے اور ان تمام گروپس کو ذاتی ملاقات کے ذریعہ بائیبل کا مطالعہ کرنے کے طریق سکھائے۔ اور اس کے علاوہ ٹریکٹس اور پمفلٹس بھی شائع کر کے مفت تقسیم کرنا شروع کر دیئے۔ ٹریکٹس کی مانگ کچھ اس قدر زیادہ تھی کہ ۱۸۸۱ء میں اس کو ایک سوسائٹی بنانی پڑی جس کا نام

ZION'S WATCH TOWER

Digitized by Khilafat Library Rabwah

TRACT SOCIETY.

رکھا گیا۔ ۱۸۸۴ء میں اسے کارپوریشن کی صورت میں تبدیل کر دیا گیا اور اس کا نیا نام (جو آج تک استعمال کیا جا رہا ہے)

WATCH TOWER BIBLE & TRACT SOCIETY OF PENNSYLVANIA.

رکھا گیا۔ ۱۹۰۰ء میں اس کارپوریشن نے اپنے کام کو وسعت دے کر انگلستان میں اپنی شاخ کھولی اور پھر اس کے بعد دُنیا کے دیگر حصّوں میں بھی کام شروع کر دیا۔

C.T. RUSSELL نے ۱۹۱۶ء میں وفات پائی تو دو ماہ تک کارپوریشن کا کام تین آدمیوں کے سپرد رہا جس کے بعد جنوری ۱۹۱۷ء میں J.F RU- THERFORD کارپوریشن کے صدر منتخب ہوئے اور ۱۹۴۲ء تک اس عہدہ پر قائم رہے۔ ۱۹۴۲ء میں ان کی وفات پر NATHAN H. KNORR کارپوریشن کے صدر منتخب ہوئے۔

عقائد

یہوواہ وٹنسز کی مختصر تاریخ کے بعد اب میں انکے مخصوص عقائد کا ذکر کرتا ہوں۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلی بات جو قابلِ ذکر ہے وہ یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے آپ کو فرقہ تصور نہیں کرتے۔ ان کا خیال ہے کہ ہر شخص اپنی ذمّہ داری نبھا رہا ہے اور اپنے کام کی رپورٹیں ایک مرکز میں ارسال کر رہا ہے۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ نہ تو یہ فرقہ ہیں اور نہ ہی ممبروں کی باقاعدہ رجسٹریشن کرتے ہیں۔ بلکہ جب کوئی شخص ان جیسے عقائد کے ساتھ ان کے طریق پر تبلیغ کرنا چاہتا ہے اسے پہلے بائیبل کے مطالعہ کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے اور اس کے بعد اسے اس بات کی اجازت دی جاتی ہے کہ وہ بھی دوسروں کے ساتھ مل کر ان کی کارکردگی میں حصّہ لے اور ان کی تقریبات میں شرکت کرے۔

ان کا خیال ہے کہ یوں تو "گواہانِ خدا" یعنی یہوواہ وٹنسز گزشتہ چھ ہزار سال سے دُنیا میں موجود رہے ہیں یعنی ہر وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی کی اور اس کے نام کو بلند کرنے کے لئے اپنی زندگی صرف کی وہ "گواہِ خدا" ہے۔ لیکن موجودہ زمانے میں گواہانِ خدا وہ ہیں جو رسل کے بتائے ہوئے طریق پر اور اُس کے مخصوص عقائد کے مطابق عیسائیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔

شروع میں بعض لوگ انہیں بائیبل سٹوڈنٹس کے نام سے یاد کرتے تھے یا "عالمگیر بائیبل سٹوڈنٹس" اب بعض لوگ رسلائٹس یا رتھر فورڈائٹس بھی کہتے ہیں۔ ایک لمبے عرصہ تک انہوں نے اپنے نظام کا کوئی نام نہیں رکھا ہوا تھا اور نہ ہی ممبروں کا (ممبر اسی طریق پر جس پر میں نے وضاحت کی ہے) لیکن ۱۹۳۱ء میں ان کے ایک بہت بڑے اجتماع میں جو امریکہ میں منعقد ہوا تھا ممبروں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ انہیں اسی نام سے پکارا جائے جس سے خدا تعالیٰ نے انہیں بائیبل میں پکارا ہے۔ یعنی

JEHOVAH'S WITNESSES

(یسعیاہ کی دو آیات ۸ : ۴۴ - ۱۰ : ۴۳ میں یہ نام آتا ہے) چنانچہ اس کے بعد تمام لوگ جو ان عقائد اور اس طریقِ کار سے تعلق رکھتے تھے اسی نام سے پکارے جانے لگے۔

اگرچہ موجودہ زمانہ میں رسل نے اس تحریک کا آغاز کیا تھا لیکن وہ اپنی اس تحریک کو حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے شروع ہونے کی وجہ سے Jehovah کو اس کا بانی قرار دیتے ہیں۔

بانی

LET GOD BE TRUE. P. 213

میں لکھا ہے :-

"اگرچہ یہ حقیقت ہے کہ موجودہ دور میں رسل اور رتھر فورڈ نے گواہانِ خدا کے کام میں بہت حصّہ لیا ہے جس طرح اس سے پہلے یسوع مسیح - پال - پطرس - یوحنا - حضرت موسیٰ - ابراہیم، نوح علیہم السّلام۔ ایبل ABEL اور متعدد دیگر افراد نے خدا کی گواہی دی تھی لیکن مقدس صحیفہ (یعنی بائیبل) اور دیگر حقائق سے یہ بات صاف عیاں ہے کہ God Jehovah (خدا یہوواہ) نے خود اس تحریک کا آغاز کیا اور وہ خود ہی اپنے گواہ پیدا کر رہا ہے۔ اور اس بات کا ثبوت مہیّا کرنے کے لئے اس نے انہیں اپنا نام دیا۔"

(یرمیاہ ۱۵ : ۱۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیگر عیسائیوں سے اختلافات

یہوواہ وٹنسز کو دیگر عیسائی فرقوں سے بعض ایسے بنیادی اختلافات ہیں کہ بعض دوسرے فرقے یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ یہ لوگ تو عیسائی ہی نہیں۔ وہ لوگ عیسائی ہیں یا نہیں یہ فیصلہ کرنا نہ ہمارا کام ہے اور نہ کسی اَور کا۔ جو شخص اپنے آپ کو عیسائی کہتا ہے اور اپنے عقائد کو عیسائیت کے مقدس صحیفہ (یعنی بائیبل) سے اخذ کرتا ہے چاہے کیسی ہی تاویلیں کرتا ہو۔ ہمارے خیال میں عیسائی ہے۔ ورنہ اگر فرقوں کو یہ فیصلہ کرنے دیا جائے کہ کون عیسائی ہے اور کون نہیں تو شائد کوئی بھی عیسائی ثابت نہ ہو۔ بہرحال یہوواہ وٹنسز جو عیسائی ہیں دیگر عیسائیوں سے بعض نہایت بنیادی باتوں میں اختلاف رکھتے ہیں ٭ (باقی)

کیا آپ ماہنامے کا ایک اور خریدار مہیّا کر سکتے ہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تجھ سے باقی علم و عرفاں کی فراوانی ہنوز
ہو رہی ہے بارشِ افضالِ ربّانی ہنوز

عقلِ انسانی بھی اِس بحرِ معانی میں ہے گم
کھُل رہی ہیں نو بنو آیاتِ قرآنی ہنوز

حق تو یہ ہے دینے والا دے رہا ہے بے حساب
پر نہیں جاتی دلوں کی تنگ دامانی ہنوز

وہ جنہیں آتش نوائی نے تری روشن کیا
گرمیٔ محفل ہے اُن شعلوں کی تابانی ہنوز

کر دیا تھا جن کو تیرے جذبِ دل نے بے حجاب
ہر طرف بکھری ہے اُن جلووں کی ارزانی ہنوز

اہلِ دانش ایک مرکز پر سمٹ کر آ گئے
پر فشاں ہے دیدۂ حیراں کی حیرانی ہنوز

پا گئی پل بھر میں داناؤں کی دانائی تجھے
سرگراں ہے پھر بھی نادانوں کی نادانی ہنوز

گو بہت تسبیح کے دانے پروئے بھی گئے
ہے عیاں اجزائے ملّت کی پریشانی ہنوز

جو مسلماں رزم آرا و رجز خواں تھے کبھی
جانشیں ان کے ہیں محوِ مرثیہ خوانی ہنوز

دعویٰ دارانِ محبّت ہیں وفا نا آشنا
کارفرما ہے خلوصِ آلِ سلمانی ہنوز

عبدالمنان ناہید

غبارے

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جل جل کے جئے جائیں گے ہم اس کے سہارے
جس آگ کے دامن میں ہیں شعلے نہ شرارے

مقتل میں ہے اِس شان سے جانے کی تمنّا
پہنچیں جو سرِ دار تو تُو ہم کو پکارے

ہوش اپنا رہا اور نہ یاد آئی کسی کی
کیا تُو نے بھی کچھ ایسے شب و روز گزارے

پگھلا جو مرا دل تری دہلیز پر آ کر
آنکھوں سے ٹپکنے لگے قسمت کے ستارے

صدیوں سے جو ویران تھے سنسان تھے آنگن
تقدیر کے اک لمحۂ خوش رُو نے سنوارے

پنپی ہے نہ پنپے گی کبھی حشر کے دن تک
جو قوم کہ سمجھے نہ مشیّت کے اشارے

تہذیب نے یوں رنگ چڑھایا ہے نسیم آج
انساں نظر آنے لگے رنگین غبارے

تحریک جدید کی خبریں

کاروانِ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کینیا

اسلام پر تقاریر

گزشتہ ماہ (فروری) اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف مقامات پر متعدد بار تقاریر کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ کا موقع ملا۔ دو دفعہ پاور اینڈ لائٹنگ سکول کی طرف سے تقریر کرنے کی دعوت ملی۔ پہلی دفعہ محترم امین اللہ خان صاحب سالک نے "اسلام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام" کے موضوع پر تقریر کی اور بعد میں سوالات کے جواب دیئے جن میں مولانا شرما صاحب نے بھی حصّہ لیا۔

دوسری دفعہ اسی سکول میں محترم مولانا شرما صاحب نے "Why Islam?" پر تقریر کی۔ تقریر کے بعد سوال و جواب کا نہایت دلچسپ سلسلہ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ جوابات میں محترم عثمانی گوکوریا صاحب نے بھی حصّہ لیا۔ بعد میں طلباء کو "ایسٹ افریقن ٹائمز" کے پرچے دیئے گئے۔

علاوہ ازیں کینیا ٹیچر ٹریننگ کالج سے مختلف اوقات میں طلباء کے تین گروپ اپنے پادری کے ہمراہ مشن ہاؤس اور مسجد دیکھنے آئے۔ پہلا گروپ یکم فروری کو، دوسرا آٹھ فروری کو اور تیسرا پندرہ فروری کو آیا۔ ہر گروپ ستّر طلباء پر مشتمل تھا۔ ہر دفعہ محترم مولانا شرما صاحب نے انہیں مسجد میں لے جاکر آدھ گھنٹہ اسلامی تعلیمات پر خطاب کیا اور خصوصاً اسلامی عبادت "نماز" کے متعلق تفصیل سے بیان کیا۔ بعد میں آدھ گھنٹہ طلباء سوالات کرتے رہے جن کے مولانا صاحب نے نہایت عمدہ اور مدلّل جواب دیئے۔ آخر میں طلباء میں "ایسٹ افریقن ٹائمز" کے پرچے تقسیم کئے گئے۔

جنرل انکرہ آف غانا کو قرآن کریم کا تحفہ

گزشتہ ماہ (فروری) غانا کی "نیشنل لبریشن کونسل" کے چیئرمین جنرل انکرہ کینیا کے دورہ پر آئے ہمارے مشن نے غانا ہائی کمشن نیروبی کے ذریعہ ان سے ملاقات کا انتظام کیا۔ چنانچہ غانا ہائی کمشنر نیروبی کی طرف سے جنرل انکرہ کے اعزاز میں دی گئی دعوت میں ہمارے مشن کو بھی تین دعوت نامے بھیجے گئے۔ چنانچہ مولانا شرما صاحب۔ بشیر احمد صاحب اختر اور محترم عثمانی گوکوریا صاحب نے اس میں شرکت کی۔ دعوت کے اختتام پر ہماری ملاقات تھی چنانچہ ہم ان سے ملے۔ محترم مولانا صاحب نے بحیثیت امیر جماعت ہائے احمدیہ کینیا جنرل

انکرہ کو کینیا جماعت کی طرف سے خوش آمدید کہا اور ان کی خدمت میں قرآنِ کریم انگریزی اور دیگر اسلامی لٹریچر پیش کیا جسے انہوں نے احترام سے کھڑے ہو کر بڑی خوشی سے قبول کیا اور شکریہ ادا کیا۔ اِس موقع پر عمائدینِ حکومت، مختلف ممالک کے سفراء اور بہت سے دوسرے لوگوں سے جو مدعو تھے مل کر تبادلۂ خیالات کرنے کا بہت اچھا موقع میسّر آیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایلڈوریٹ شو میں احمدیہ سٹال

گزشتہ سال کی طرح اِس سال بھی ایلڈوریٹ ٹاؤن میں ۲۸۔ فروری اور یکم مارچ کو زراعتی نمائش لگی جس میں ہمارے مشن نے تبلیغی مقصد کے پیشِ نظر اپنا سٹال لگایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری کوشش بہت کامیاب رہی۔ ان دو ایام میں تین ہزار افراد ہمارے سٹال پر آئے۔ ہماری تبلیغی مساعی کو دیکھتے متعدد سوالات پوچھتے جن کے جوابات دیئے گئے۔ ان آنے والوں کو اخبارات اور پمفلٹ مطالعہ کے لئے دیئے گئے۔ بعض نے لٹریچر خریدا۔ چنانچہ قریباً اڑھائی سو شلنگ کا فروخت ہوا۔

اِس سال شو کا افتتاح کینیا کے نائب صدر مسٹر موئی نے کیا۔ ہم نے افسرانِ شو سے قبل از وقت مل کر انتظام کروایا کہ مسٹر موئی ہمارے سٹال پر بھی تشریف لائیں۔ چنانچہ شو کا چکّر لگاتے ہوئے وہ ہمارے سٹال پر بھی آئے۔ انہیں خوش آمدید کہا گیا اور سٹال کا ملاحظہ کروایا۔ مختلف زبانوں میں شائع کردہ قرآنِ کریم اور دیگر کتب کے تراجم کو دیکھ کر انہوں نے مسرّت کا اظہار کیا اور کہا "You have done well" آخر میں ان کا شکریہ ادا کیا گیا اور ان کی خدمت میں کتب کا ایک سیٹ پیش کیا گیا۔

دوسرے دن ایلڈوریٹ کے میئر اور ان کی اہلیہ بھی شو کے افسران کے ساتھ سٹال پر تشریف لائے۔ سٹال کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ ان کو اور سوسائٹی کے صدر کو جو ان کے ہمراہ تھے بعض کتب تحفۃً پیش کی گئیں جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیں۔

اِس سٹال کو کامیاب بنانے میں ایلڈوریٹ کے احباب۔ محترم چوہدری مولا داد صاحب۔ محترم محمد عارف صاحب بھٹی اور محترم محبوب صادق صاحب بھٹی کا بہت بڑا دخل ہے۔ سٹال کے اخراجات برداشت کرنے کے علاوہ سٹال کے سجانے اور پھر شو کے دوران تبلیغ میں بھی ہمارا ہاتھ بٹایا۔ یہ احباب ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

(اخبار احمدیہ نیروبی)

"کم خوری، کم گوئی اور رحم سونا ترقیات کے لئے اولیاءِ الٰہی ضروری بتاتے ہیں۔"

(حضرت مصلح موعودؓ)

احترامِ عمل!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہاتھ سے کام کرنا نہ صرف احترامِ عمل پیدا کرتا ہے بلکہ محنت کشی کی طرف قومی رجحان کی دلالت بھی کرتا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "مطالباتِ تحریک جدید" میں احترامِ عمل پر خاص طور پر زور دیا ہے۔ حضورؓ کا ایک اقتباس درج ذیل ہے۔

(ایڈیٹر)

ہاتھ سے کام نہ کرنے کے نقصان

"ہاتھ سے کام نہ کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ اِس سے بڑی بڑی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور اچھے اچھے خاندان برباد ہو جاتے ہیں اور پھر اس کے نتیجہ میں غرباء ہمیشہ غربت کی حالت میں رہتے ہیں اور انہیں اپنی حالت میں تغیّر کرنے کا موقعہ نہیں ملتا۔

ہمارے نوجوانوں میں بہ نسبت اَور امراض کے یہ مرض (ہاتھ سے کام نہ کرنا) زیادہ راسخ ہے۔ اپنے ہاتھ سے کام نہ کرنے کے نتیجہ میں اِس وقت جتنے لوگ ہیں خواہ وہ بڑے ہیں یا چھوٹے سب میرے مخاطب ہیں۔ مَیں اپنی اولاد کو بھی اس سے مستثنیٰ نہیں کر سکتا وہ بھی اِس بات پر تو تیار ہو جائیں گے کہ سلسلہ کے لئے اپنی جانیں دیں، تبلیغ کے لئے غیر ملکوں میں نکل جائیں لیکن اپنے ہاتھ سے کام کرنا انہیں دوبھر معلوم ہوگا۔ یہ محض عادت نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔

اگر ہم جماعت میں کام کرنے کی رُوح پیدا کر دیں تو جماعت کا ۲۵ فیصدی بوجھ اُتر سکتا ہے اور جب وہ دُنیا میں مفید کام کرنے لگ جائیں تو مَیں سمجھتا ہوں کہ مزید ۲۵ فیصدی بوجھ اُتر سکتا ہے۔"

محترم کرنل ڈاکٹر محمد یوسف شاہؒ کی یاد میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نائیجیریا میں ایک عرصہ سے کوشش جاری تھی کہ اسلامی تبلیغ کے ذریعہ روحانی خدمتِ خلق کے ساتھ ساتھ وہاں کے باشندوں کی جسمانی خدمتِ خلق کا بھی انتظام کیا جائے۔ جہاں احمدیہ جماعت نے خلافتِ حقہ کی قیادت میں لوگوں کے روحانی امراض دُور کئے ہیں اور لقائے الٰہی کی تشنگی کو بجھانے کے لئے مبلغین مہیا فرمائے ہیں تا لوگوں کو حلقہ بگوشِ اسلام ہونے میں مدد دیں وہاں جسمانی امراض سے رہائی کا بھی انتظام کیا جائے۔ لیکن ہماری کوششوں میں ہمیشہ کوئی نہ کوئی خامی رہ جاتی تھی۔ یا تو نائیجیریا کی حکومت کی طرف سے وقت پر اجازت نہ ملتی تھی یا اجازت کا امکان پیدا ہوتا تھا تو پاکستانی ڈاکٹر میسر نہ آتے تھے۔ چنانچہ تقریباً دس سال تک یہ کوشش جاری رہی کہ اللہ تعالیٰ تمام عوامل کو جمع فرما دے اور نائیجیریا مشن کو یہ توفیق عطا فرما دے کہ وہاں ایک ڈسپنسری کھول دی جائے۔ ۲۹ جون ۱۹۵۲ء کو حکومتِ نائیجیریا کو پہلی دفعہ پاکستانی ڈاکٹر کے پریکٹس اور ڈسپنسری کے اجازت نامے کے لئے درخواست دی گئی تھی اور بالآخر یکم نومبر ۱۹۶۱ء کو ہماری دعاؤں کو سنتے ہوئے اور ہماری حقیر کوششوں کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے نائیجیریا میں ڈسپنسری کھلنے کا انتظام کر دیا۔ یہی وہ دن ہے جس روز محترم ڈاکٹر کرنل محمد یوسف شاہ صاحب نائیجیریا پہنچے تھے۔ جماعت کے افراد کی ایک کثیر تعداد ہوائی اڈے پر گئی ہوئی تھی اور اس خوشی سے پھولی نہ سماتی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اِس مشن کو ایک اور رنگ میں بھی خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائی۔ اھلاً و سھلاً و مرحبًا اور اللہ اکبر اسلام زندہ باد کے نعروں سے محترم ڈاکٹر صاحب کا استقبال کیا گیا۔ چنانچہ آپ جماعت کے ہمراہ عفیر کی معیت میں احمدیہ مشن ہاؤس میں تشریف لائے اور اس کے بعد تین چار ماہ تک وہیں رہائش کا شرف خاکسار کو عطا کیا۔ اِس عرصہ میں ڈسپنسری کی سکیم پر غور کیا گیا۔ لیگوس کے مختلف علاقوں اور لیگوس سے باہر بعض شہروں اور قصبوں کا دورہ کیا گیا تا کہ کسی مناسب مقام پر ڈسپنسری کا آغاز کیا جا سکے۔

آغاز میں محترم ڈاکٹر صاحب کا خیال تھا کہ لیگوس سے باہر ڈسپنسری کھولی جائے تو زیادہ مفید رہے گی۔ ان کے مدنظر زیادہ تر یہ بات تھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ گاؤں اور قصبوں میں طبّی امداد کم مہیا ہونے کی وجہ سے ان لوگوں کی طبّی ضروریات کا بدرجہ اولےٰ خیال رکھنا ضروری ہے اور ڈسپنسری کو وسعت دینے میں بھی آسانی رہے گی۔ اور ان کا یہ خیال بہت حد تک درست تھا لیکن بعض مجبوریوں کی بنا پر اور بعض دیگر امور کی اہمیت کے پیشِ نظر فیصلہ کیا گیا کہ لیگوس ہی میں ڈسپنسری کھولی جائے۔ چنانچہ لیگوس کے ایک حصّہ میں جسے اپاپا کہتے ہیں ایک دو منزلہ مکان کرایہ پر لے کر ڈسپنسری کھول دی گئی۔

مقامی حالات سے پُوری طرح آگاہ ہونے کے لئے اور مقامی ہسپتالوں کی کارکردگی سے واقفیت پیدا کرنے کے لئے محترم ڈاکٹر صاحب نے اپنی ڈسپنسری شروع کرنے کے ساتھ ہی حکومت کی خواہش اور اپنی ضرورت کے مدِنظر جُزوقتی سروس بھی شروع کر دی۔ مہینہ میں تین روز ــــ دن میں ایک وقت ــــ حکومت کے ایک ہسپتال میں کام کرنے لگے۔

یہاں یہ بات بیان کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جب محترم ڈاکٹر صاحب لیگوس پہنچے تھے آپ کی طبیعت علیل تھی۔ کمزوری پر تھا اور ہر وقت بلغم آتی رہتی تھی۔ لیکن اس تکلیف کے باوجود آپ نے انتہائی توجہ اور محنت کے ساتھ کام شروع کر دیا جس کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے معجزانہ رنگ میں آپ کو صحت عطا کر دی۔ بلکہ اِس ضمن میں وہ اِس بات پر بھی حیران تھے کہ عام طور پر مونگ پھلی دمہ کے لئے مضر ہے لیکن انہیں مونگ پھلی ہی سے اللہ تعالیٰ نے شفا دی تھی۔ چنانچہ ان کی میز پر مونگ پھلی کا ڈبہ ہر وقت موجود رہتا۔ اور جب گھر سے باہر جاتے تھے تو مونگ پھلی اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے کام کی ہمت اور طاقت عطا کرنے کیلئے انہیں معجزانہ طور پر صحت عطا کر دی۔ ان دنوں میں وہ ادرک اور لہسن بھی تل کر کھایا کرتے تھے۔ بہرحال اللہ تعالےٰ نے اُن کے اخلاص کو نوازا اور غیر معمولی حالات میں انہیں صحت دی۔ کھانسی بھی کم ہو گئی اور بلغم آنا تو بالکل ہی بند ہو گیا تقریباً تین ماہ مشن ہاؤس میں قیام کے بعد آپ ڈسپنسری کی عمارت میں اُوپر کی منزل میں رہائش پذیر ہو گئے

ڈسپنسری کا آغاز محنت طلب تھا۔ سامان کی خرید، فرنیچر کی تیاری کے لئے وقت بھی درکار تھا اور مشقت بھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے ہر کام نہایت تسلی بخش طور پر انجام دیا اور نائیجیریا مشن کو ایک مزید قابلِ فخر ادارہ مل گیا۔

محترم ڈاکٹر صاحب کی شخصیت میں کچھ ایسا جذب تھا کہ جس سے ملے اس نے سراہا اور دوبارہ ملنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ حکومت کے افسر آپ کی خاص طور پر عزّت و تکریم کرتے تھے اور اسی لئے آغاز ہی سے وہ ہر طبقہ کے ہر دلعزیز بن گئے۔ پارٹیوں اور دیگر تقاریب میں آپکی شخصیت دوسروں پر اثر انداز ہوئے بغیر نہ رہتی تھی اور میرے لئے یہ بات از حد قابلِ فخر تھی کہ آپ میری موجودگی میں نائیجیریا میں تشریف لائے اور

آپ کی شخصیت کے اثر نے میرے مشن کے کاموں میں
زیادہ وسعت پیدا کر دی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طبی قابلیت کے علاوہ آپ میں مریضوں سے
ہمدردی کا جذبہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک خاص عطا ہی
معلوم ہوتا تھا۔ اگرچہ اپنی ڈسپنسری کو نہایت پابندی
کے ساتھ کھولتے تھے لیکن مریض کا تو کوئی وقت نہیں
ہوتا وہ علی الصبح بھی آتے اور دوپہر کو بھی، شام کو
بھی آتے اور رات کے وقت بھی۔ بعض اوقات تو
فجر کی نماز کے لئے مسجد میں تشریف لاتے تو بیان کرتے
کہ آدھی رات کے وقت ایک مریض آگیا اور مجھے
اتنی دیر تک اس کے علاج میں مصروف رہنا پڑا کہ
تھک گیا اور یوں معلوم ہونے لگا کہ دل کی تکلیف
شروع ہو گئی ہے۔ آپ کے اس ہمدردی کے جذبہ
نے ہی آپ کو ہر دلعزیز بنایا ہوا تھا اور لوگوں میں دیگر
ڈاکٹروں کی نسبت آپ کی بہت زیادہ عزت تھی۔

گزشتہ آٹھ سالوں میں ڈسپنسری کے ذریعہ
نہ صرف ہزارہا نفوس کی جسمانی امراض کو دور کرنے کا
آپ نے کام کیا بلکہ اس عرصہ میں آپ نے مشن کے تبلیغی
اور تربیتی کاموں میں جو دلچسپی لی اس کی افادیت کا
اندازہ کرنا بھی مشکل ہے۔

نائیجیریا کے جلسہ سالانہ کے موقع پر آپ میڈیکل
ایڈ کا مکمل انتظام کرتے تھے۔ بازو پر "طبی امداد" کا بلا
لگائے آپکو دیکھنے سے مجھے ایک خاص مسرت حاصل
ہوا کرتی تھی۔ نائیجیریا کے مختلف علاقوں سے آئے
ہوئے احمدی دوست آپ کی طبی قابلیت سے فائدہ اٹھاتے
تھے اور آپ کو اس بات سے بہت زیادہ خوشی حاصل
ہوتی تھی کہ طبی امداد کا دائرہ لیگوس سے بڑھ کر سارے
ملک میں پھیل گیا ہے اور وہ بھی ایسے موقع پر جسے
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلسہ کا ظل کہا جا سکتا
ہے۔ ان ایام میں آپ نہایت مستعدی سے تمام احمدی
دوستوں کی طبی خدمت میں مصروف رہتے تھے۔

سالانہ جلسہ پر آپ کی تقریر ایک خاص جذبہ
کی حامل ہوتی تھی۔ آپ اکثر و بیشتر خلافت اور نظام
کی اہمیت کے متعلق تقریر فرماتے تھے۔ میری نائیجیریا
سے واپسی کے بعد ایک خط میں آپ نے مجھے تحریر فرمایا
کہ آجکل خطبہ میرے ذمہ ہی ہے اور میں تو خلافت اور
نظام کی برکت کے موضوع پر ہی لوگوں کو خطاب کرتا
ہوں۔ جلسہ سالانہ کے علاوہ بھی ہر جلسے اور ہر تقریب
میں آپ سے تقریر کی درخواست کی جاتی تھی اور آپ
ایک لمحہ کے تردد کے بغیر "تعمیلِ حکم" (میری درخواست
کو وہ اکثر "حکم" کا نام دیدیا کرتے تھے اور فرماتے
تھے کہ آپ کا حکم سمجھ کر تعمیل کرتا ہوں تو میں سمجھتا
ہوں کہ میرا یہ فعل ثواب کا زیادہ مستحق ہے کیونکہ
آپ خلیفۂ وقت کے نائب ہیں) کرتے تھے۔
خدام الاحمدیہ کے جلسوں میں خاص طور پر آپ کی
تربیتی تقاریر نہایت مؤثر ہوتی تھیں۔ آپ کو ہمیشہ
یہ خیال رہتا تھا کہ نوجوانوں کی تربیت کے لئے
جتنی بھی کوشش کی جائے کم ہے کیونکہ جماعت
مستقبل ان کے ہاتھ میں ہے۔ اگر وہ خود صحیح راہ
پر ہوں گے تو دوسروں کو بھی صحیح راہ پر رکھ سکیں گے۔

مجھے خوب یاد ہے کہ جب انگلستان سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد واپس آنے پر ایک نوجوان نے اپنے خیالات کا اس رنگ میں اظہار کیا کہ ان سے اسلام کی بعض تعلیمات کے غلط سمجھنے کا امکان پیدا ہوتا تھا تو محترم ڈاکٹر صاحب نے نہایت جوش سے اسلامی تعلیمات کے متعلق ایک نہایت ہی پُر اثر تقریر فرمائی۔ یہ موقع اس نوجوان کی استقبالیہ پارٹی کا تھا اور یہ پارٹی شہر کے ایک ہال میں منعقد کی گئی تھی۔ چند ایک غیر از جماعت دوست بھی مدعو تھے۔ محترم ڈاکٹر صاحب کی تقریر کا بہت اچھا اثر ہوا۔ جماعت کے دوست یکزبان ہو کر کہہ اٹھے کہ محترم ڈاکٹر صاحب نے نہایت موزوں الفاظ میں اسلام کو نہایت خوبصورت طریق پر پیش کیا ہے۔

یوم التبلیغ کے موقعوں پر یا اتوار کے روز تبلیغی پروگراموں میں آپ نہایت ذوق و شوق سے حصہ لیا کرتے تھے لیگوس سے کئی میل دور سڑک کے کنارے چھوٹے چھوٹے جھونپڑوں کے سامنے پمفلٹ ہاتھ میں لئے آپ لوگوں کو اسلام کا پیغام پہنچاتے ہوئے جو راحت محسوس کیا کرتے تھے وہ آپ کی زبان سے زیادہ آپ کے چہرہ سے عیاں ہوتی تھی۔ میری نظروں کے سامنے وہ نظارے ابھی تک ایک فلم کی طرح گھوم جاتے ہیں۔ تبلیغی مہمات میں آپکو منہمک دیکھ کر مجھے یوں محسوس ہوتا کہ گویا آپکو اس بات کا احساس ہے کہ وقف کیا ہے تو اس سے پوری طرح فائدہ اٹھایا جائے۔ کون جانے کتنا وقت باقی ہے۔ اپنی زندگی کا ہر لمحہ اس احساس سے تازہ رکھنا چاہتے تھے کہ واقفِ زندگی ہیں اور وہ واقفِ زندگی کا کام ہے خدمتِ دین۔ مجھے تو یوں معلوم ہوتا تھا جیسے آپ دونوں ہاتھوں سے ثواب سمیٹنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

واقفینِ زندگی کی آپکے دل میں بہت زیادہ قدر تھی۔ مبلغین کا تو آپ اس حد تک احترام کرتے تھے کہ بڑے سے بڑے عہدے والا انسان دیکھ کر مبلغ کی قدر اور عزت کرنے پر مجبور ہو جاتا تھا۔ آپ کے اس رویہ سے مجھے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک ہدایت خاص طور پر یاد آجایا کرتی تھی۔ حضورؓ نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ ماتحت اپنے افسر (یعنی ماتحت مبلغ اپنے مبلغ انچارج) کی اس طرح عزت کرے کہ لوگ اسے دیکھکر مبلغ انچارج کی عزت کرنا اپنا فرض سمجھنے لگ جائیں اور مبلغ انچارج اپنے ماتحت مبلغ سے ایسا اچھا سلوک کرے کہ لوگوں کو آسانی سے اور نمایاں طور پر یہ معلوم ہو سکے کہ افسر کون ہے اور ماتحت کون۔ اس سلسلہ میں میں یہ شہادت دینا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ محترم ڈاکٹر صاحب اپنی دنیاوی وجاہت کے باوجود خاکسار کو جو ان دنوں نائیجیریا میں مبلغ انچارج تھا نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور ہر رنگ میں میری مدد کرنے کو اپنا فرض اوّلین سمجھتے تھے۔

جہاں تک آپکی طبی امداد کا سوال ہے اس سلسلہ میں میں اپنے جذبۂ تشکر کے اظہار سے قاصر ہوں۔ آپنے میری اور میرے اہل و عیال کی ایسے رنگ میں مدد کی کہ میں اس سے بڑھ کر کسی سے توقع نہیں کر سکتا۔ میری علالت کے دوران دن رات ایک کر دیا کرتے تھے۔ اگرچہ ڈسپنسری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشن ہاؤس سے پانچ چھ میل کے فاصلہ پر ہے لیکن وہ
بار بار آتے اور علاج معالجہ کے لئے ضروری ہدایات
دیتے۔ کبھی ایک دفعہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ دن یا رات
میں کسی وقت میں نے اپنی علالت یا اپنے بیوی بچوں
میں سے کسی کی علالت کے سلسلہ میں آپکو فون کیا ہو اور
آپ بلا تاخیر مشن ہاؤس نہ آ گئے ہوں حقیقت یہ ہے
کہ اگرچہ آپ مجھ سے اور میرے بچوں سے ذاتی طور
پر بھی محبت کرتے تھے لیکن مبلغ انچارج کو خلیفۂ وقت کا
نمائندہ سمجھ کر اسکی مدد کرنے کو ہمیشہ باعثِ ثواب سمجھتے
تھے۔ ایک دفعہ میری علالت کے ایام میں آپکو خیال پیدا
ہوا کہ شاید اپنڈے سائٹس کی شکایت ہے۔ دوسرے
دن صبح آ کر فرمانے لگے میں نے رات بڑی گھبراہٹ میں
گزاری ہے کیونکہ اگر اپنڈے سائٹس تشخیص ہو جائے تو
علاج فوری ہونا چاہیئے۔ مجھے ڈر تھا کہ رات کو تکلیف
بڑھ نہ جائے اور اسی ڈر سے دل میں گھبراہٹ تھی۔

مبلغین کی حوصلہ افزائی کو آپ بہت زیادہ
اہمیت دیتے تھے۔ میں نے تقریباً ڈھائی سال کا عرصہ جو
آپکے ساتھ گزارا ہے اس میں متعدد بار آپ نے نہایت لطیف
رنگ میں میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ اخبارات میں جمعہ کے
روز میرے مذہبی کالم شائع ہوا کرتے تھے۔ آپ
ہر اخبار پڑھتے اور جب کوئی کالم خاص طور پر پسند آتا
اُسی وقت فون اُٹھا لیتے اور حوصلہ افزائی شروع
کر دیتے۔ بعض کالموں کے متعلق تو انہوں نے زور دیا
کہ پمفلٹ کی صورت میں شائع کر کے تقسیم کئے جائیں۔
چنانچہ ایسا ہی کیا جاتا رہا۔ حقیقت یہ ہے کہ من آنم کہ من دانم۔

لیکن محترم ڈاکٹر صاحب نے پاکستان میں بعض دوستوں کو خطوط
لکھے اور اپنے رنگ میں مجھے متعارف کرانیکی کوشش کی۔
ان خطوط میں آپ نے نائیجیریا مشن میں تبلیغی کام کا مختصر الفاظ
میں جائزہ لیتے ہوئے میرے متعلق بعض ایسے تعریفی کلمات
کہے تھے کہ میں سنکر ہمیشہ دعا کرتا تھا کہ اے خدا تیرے اس
نیک بندے نے میرے متعلق حسنِ ظن کا اظہار کیا ہے تو جانتا
ہے کہ میں تو کچھ بھی نہیں ہوں تو خود ہی اپنے فضل سے میری
پردہ پوشی فرما اور ان کے حسنِ ظن کو قائم رکھ۔

جب میں ۱۹۶۴ء میں نائیجیریا سے واپس پاکستان
آیا تھا تو آپ نے ایک قلم اور رائٹنگ پیڈ مجھے تحفۃً دیتے
ہوئے تحریر فرمایا۔

"اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔ آپکے فنی کمالات
کی وسعت اور تخلیقی تصنیفات کی فراوانی کا صحیح احاطہ
یا قدر دانی تو ممکن نہیں ہاں یہ حقیر سی نذر قلم اور کاغذ کی شکل
میں اس لئے پیش خدمت ہے کہ آپکا اپنا اور مرغوب ہتھیار
ہونیکی وجہ سے قبولیت کی تحریک اپنے اندر رکھتی ہے نیز
کچھ عرصہ تک لیگوس مشن کی خوشگوار یادوں کو تازہ رکھنے کا
کام بھی دیگی۔ گر قبول افتد زہے عزّ و شرف۔

محمد یوسف شاہ"

اور اسی طرح ڈسپنسری کی طرف سے خاکسار کے نام پر ایک
مستقل وظیفہ قائم کر دیا کہ خاکسار کے جاری کردہ سکولوں میں
سے جو لڑکا اسلامیات میں اوّل آئے اور دیگر مضامین میں بھی
اچھے نمبروں پر پاس ہو اسے سیفی سکالرشپ کے نام سے وظیفہ دیا
جائے۔ پہلے سال کی وظیفہ کی رقم آپنے میری موجودگی میں
مشن میں جمع کروا دی تھی۔ اس سلسلہ میں آپنے جو تحریر لکھی اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نہایت فراخدلی سے یہ بھی ذکر فرمایا کہ "آپکی رہنمائی اور بھرپور تعاون کے بغیر ڈسپنسری کا کھولنا اور کامیابی سے چلانا ممکن نہ تھا۔"

آپ ماشاء اللہ بڑھاپے کے باوجود جوانوں کی طرح محنت اور تندہی سے کام کرتے تھے بعض اوقات تو حیرانی ہوتی تھی کہ آپ میں کوئی ایسی قوت کام کر رہی ہے جو غیر معمولی ہے۔ خود کام کو وقت پر اور بلا تاخیر اور نہایت صفائی کے ساتھ کرنے کے عادی تھے اور ان لوگوں سے خاص محبت رکھتے تھے جن میں یہ عادات پائی جائیں۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ انکی موجودگی میں خود بخود کام کو بہتر طریق پر سرانجام دینے کی خواہش پیدا ہو جاتی تھی۔ ایک لمبا عرصہ فوج میں کام کرنے اور ایک اعلیٰ عہدے پر فائز رہنے کے باوجود آپ میں مذہب کی جزئیات سے بھی حد درجہ محبت پائی جاتی تھی۔ ہر قدم پھونک پھونک کر رکھنے والی بات تھی۔ ہر بات قرآن کریم اور حدیث کے مطابق ہونی چاہیئے اور سلسلہ کی روایات کا بہتر نمونہ مدنظر رہنا چاہیئے۔ یہی انکا اصول تھا اور صوم و صلوٰۃ کی پابندی اور تہجد گزاری تو انکی زندگی کا ایک اہم حصہ تھا۔ خاکسار جب بھی شام کے وقت ڈسپنسری جاتا اور مغرب سے قبل واپس آنے کا خیال ہوتا تو بڑی محبت سے فرمایا کرتے تھے ذرا اور ٹھہریں مجھے بھی مغرب کی نماز باجماعت پڑھنے کا موقع مل جائے، آپ نماز یہیں پڑھ کے جائیں۔ ڈسپنسری مشن ہاؤس اور احمدیہ مسجد سے تقریباً پانچ چھ میل دور تھی لیکن اسکے باوجود صبح کی نماز مسجد میں آکر ادا کیا کرتے تھے۔

چونکہ شروع میں تین چار ماہ مشن ہاؤس میں قیام پذیر رہے تھے اور معمول کے مطابق خاکسار کی اہلیہ اور بیٹی دونوں اُن کے کھانے کا حتی الامکان ایسا انتظام کیا تھا کہ اُن کی بیماری پر بُرا اثر نہ پڑے اور اس کے علاوہ مشن ہاؤس میں جو پارٹیاں ہوتی تھیں اُن کے لئے خاکسار کی اہلیہ اور بیٹی ہی کھانے وغیرہ کا انتظام کرتی تھیں اس لئے محترم ڈاکٹر صاحب کو ان دونوں سے ایسا اُنس تھا کہ اسے حقیقی باپ کی محبت سے مشابہت دی جا سکتی ہے۔ میری واپسی پر ایک خط میں آپ نے تحریر فرمایا "گھر میں السلام علیکم عرض کریں اور دُعا کے لئے درخواست کریں۔ میں اُن کا بہت ممنون ہوں انہوں نے میرے لئے بہت دُعائیں کیں اور نیک سلوک کیا اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آپ کا ساتھی نیک اور مبارک وجود ہے۔ یہ آپکی خوش قسمتی ہے۔"

مبلغین کی عزت و تکریم کا میں نے پہلے ذکر کیا ہے یہاں ایک واقعہ جس کا میرے دل پر بہت گہرا اثر ہے پیش کرتا ہوں۔ ہوا یوں کہ ایک دفعہ ہم نے فیصلہ کیا کہ محترم ڈاکٹر صاحب، محترم عبدالمجید صاحب بھٹی اور خاکسار لیگوس سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر ایک شہر اجیبو اوڈے میں ایک پاکستانی احمدی دوست (جو وہاں استاد تھے اور آجکل آسٹریلیا میں پی ایچ ڈی کر رہے ہیں) سے ملنے چلیں۔ خاکسار اور مکرم بھٹی صاحب کے اہل و عیال کو بھی ساتھ ہی جانا تھا۔ بھٹی صاحب کے پاس اپنی کار تھی، ڈاکٹر صاحب کے پاس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی اور خاکسار کے پاس مشن کی کار۔ ہم سب مکرم بھٹی صاحب کے مکان پر جمع ہوئے۔ وہاں پر جب روانگی کا وقت آیا تو محترم ڈاکٹر صاحب مجھے فرمانے لگے کہ آپ اپنی کار یہیں چھوڑ جائیں اور میرے ساتھ میری کار میں بیٹھیں۔ مَیں نے عرض کیا کہ ڈرائیور ساتھ ہے، وہ اپنے گھر کہہ کر آیا ہے کہ آج لیگوس سے باہر جا رہا ہے۔ پہلے بھی دو تین دفعہ اسے یہاں تک لا کر کسی نہ کسی وجہ سے یہیں چھوڑنا پڑا ہے آج اسے ساتھ لے ہی چلیں تو اچھا ہے لیکن ڈاکٹر صاحب کو اصرار تھا کہ مَیں اور میری فیملی اُن کی کار میں سفر کریں۔ کہنے لگے کہ مَیں آپ کو ڈرائیو کر کے وہاں لے جانا چاہتا ہوں۔ ایسی باتوں میں وہ راحت محسوس کیا کرتے تھے اور اپنے ذوق کے مطابق ثواب کا موجب سمجھتے تھے۔ چنانچہ آپ نے اِس بات پر زور دیا اور مجھے یہ بات ماننے ہی بنی۔ بظاہر یہ ایک چھوٹی سی بات ہے لیکن اس کے پیچھے جو جذبہ کام کر رہا تھا وہ محترم ڈاکٹر صاحب کی ایمانی حرارت کی درخشندہ مثال ہے۔ مبلغ انچارج کو خلیفۂ وقت کا نمائندہ سمجھ کر اس کی عزّت کرنے والے دوست دراصل خلافت سے اپنے مضبوط تعلق اور دلی محبت کا اظہار کرتے ہیں۔

محترم ڈاکٹر صاحب اب ہم سے جُدا ہو چکے ہیں اور اپنے خالقِ حقیقی کے حضور حاضر ہو چکے ہیں آپ کی پیاری یادیں ہمیشہ تازہ رہیں گی اور آپ کے خلوص کے مظاہرے آپ کے لئے دلی دعاؤں پر اُبھارتے رہیں گے۔

نائیجیریا کے باشندوں سے آپ کا جو محبت کا سلوک تھا وہ نائیجیریا میں احمدیت کی تاریخ کے ایک اہم باب کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ آپ ان کے لئے اپنے دل میں بے پناہ جذبہ پاتے تھے اور اس کا اکثر اظہار کرتے تھے کہ ان لوگوں کو ایک عرصہ تک دبائے رکھا گیا ہے اب وقت آ گیا ہے کہ یہ اُبھریں اور دنیا پر ثابت کر دیں کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق نہ رنگ و نسل کی وجہ سے عزّت و تذلیل کا باعث بن سکتی ہے نہ تہذیب و تمدّن کے جھوٹے دعووں سے۔ بلکہ باعزّت وہ ہے جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہے اور جو رضائے الٰہی کے حصول کی کوشش میں مصروف ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ محترم ڈاکٹر صاحب کو جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقامات عطا فرمائے آپ کی جملہ قربانیوں کو شرفِ قبولیت بخشے اور آپ کی بیگم صاحبہ اور صاحبزادگان کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں توفیق دے کہ مرحوم کی خوبیوں کو زندہ رکھ سکیں۔ آمین +

(نسیم سیفی)

ماہنامہ تحریک جدید کے بقایا داران

اپنا بقایا چندہ جلد ادا فرما کر مشکور فرمائیں!

تبصرہ

"کشمیر کی کہانی"

مصنف۔ چوہدری ظہور احمد صاحب۔
پبلشر۔ مکتبہ لاہور، بیڈن روڈ لاہور۔
Digitized by Khilafat Library Rabwah
قیمت۔ تین روپے۔

یہ تین سو سے زائد صفحات پر پھیلی ہوئی کشمیر کی کہانی بنیادی طور پر تین باتوں کی طرف ہماری توجہ مبذول کرواتی ہے۔ ایک تو یہ کہ کشمیر کا مسئلہ ہند و پاک کے پہلے بھی اتنا ہی سنگین و دشوار تھا جتنا آج ہے اگرچہ سنگینی و دشواری کی شکل بدل گئی ہے۔ پہلے مسلمانوں کی انفرادیت کو ختم کر کے انکی اجتماعی حیثیت کو ملیامیٹ کیا جا رہا تھا اور اب انکی انفرادیت کا اعتراف کئے بغیر انکی اجتماعیت پر تبر رکھا جا رہا ہے اور اس کام کی تکمیل کے لئے قانون کا سہارا لیکر ہر قسم کے ہتھکنڈے استعمال کئے جا رہے ہیں۔ دوسری بات جو واضح طور پر سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ کشمیر کے مسلمانوں کو زندگی اور موت کی اس کشمکش سے نجات دلانے کے لئے بیرونی امداد کی ضرورت کے باوجود اس بات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ کشمیریوں ہی کو جان کی بازی لگانی چاہیئے اور اس سعی لاانتہا ہی کی کامیابی کے لئے اندرونِ کشمیر اور بیرونِ کشمیر کے غداروں کا قلع قمع اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ پُرخلوص خدمتگاروں کا تسلسل کے ساتھ مہیا ہونا۔ اور تیسری بات جو اس کہانی کے اوراق کی جان ہے یہ ہے کہ اگر ایک مردِ خدا بھی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے اور اس کی اعانت چاہتے ہوئے میدان میں آ کودے تو وہ بہت کچھ کر سکتا ہے۔

اس کتاب میں ایک مردِ خدا کے آہنی عزم اور اس کی شبانہ روز کی پُرخلوص مساعی کا ایک ایسا خاکہ پیش کیا گیا ہے جو ہر دردمند دل کو نہ صرف اس کے لئے دعاؤں پر اُبھارتا ہے بلکہ ایک ایسا جذبہ بھی پیدا کرتا ہے جو قومی مہمات کو سر کرنے کے لئے از بس ضروری ہے۔

کتاب نہایت سلیس اور سادہ لیکن شُستہ اور شگفتہ زبان میں لکھی ہوئی ہے اور واقعات کو ایسے دلکش تسلسل کے ساتھ پیش کیا گیا ہے کہ کتاب پڑھنی شروع کریں تو ختم کرنے سے پہلے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔

کتابت اور طباعت نہایت عمدہ ہے اور سفید کاغذ پر طبع ہونے کے باوجود تین صد صفحات کی اس کتاب کی قیمت صرف تین روپے ہے۔!

محترم چوہدری ظہور احمد صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے اس اہم تصنیف کی توفیق دی ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نافع الناس بنائے اور مصنف کو اس کا بڑھ چڑھ کر اجر عطا فرمائے۔ آمین +

(ف۔ س)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

المنار دواخانہ گولبازار ربوہ کے مفید مرکبات

ایک مؤقر رائے

حضرت سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری رضؓ صحابی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں

"میں تریاق سلیمانی ایک مدت سے استعمال کر رہا ہوں اور مجھے اس سے بہت فائدہ ہوا ہے۔ میں ہمیشہ اس کی ایک شیشی اپنے پاس رکھتا ہوں۔ یہ میرے نزدیک امراضِ معدہ کے لئے بہت مفید اور خوش ذائقہ دوا ہے۔"

★ **تریاق سلیمانی** بدہضمی۔ تبخیر معدہ۔ ہیضہ۔ اسہال۔ دورانِ سفر متلی قے اور درد شکم میں مفید ہے۔

قیمت:۔ ایک روپیہ۔ دو روپے۔ چھ روپے۔

فریگرنٹ انٹی پمپل کریم

کے متعلق محترمہ سعیدہ خورشید افضل صاحبہ ربوہ سے تحریر فرماتی ہیں:۔

"میں نے فریگرنٹ انٹی پمپل کریم استعمال کی ہے۔ اس سے پہلے کئی اعلیٰ قسم کی کریم استعمال کر چکی ہوں۔ لیکن آپ کی تیار کردہ فریگرنٹ انٹی پمپل کریم کو کیل۔ پھنسیاں اور داغ دور کرنے کے لئے سب سے مفید پایا"

قیمت

تین روپے علاوہ ڈاک خرچ

تریاق بواسیر

خونی۔ بادی بواسیر کا بفضل تعالےٰ کامیاب اور مستقل علاج ہے۔

قیمت

اکیس روز کی دوا ۵—۰۰

سرمہ حمید

اس کا مستقل استعمال عینک چھڑا دیتا ہے۔ کرکرے آشوب چشم۔ ابتدائے موتیا۔ دھند۔ غبار اور غارش کیلئے بے حد مفید ہے۔ عمدہ اجزاء سے بہت باریک تیار کیا جاتا ہے

قیمت چھوٹی شیشی ۰—۷۵ بڑی شیشی ۱—۲۵

نوٹ:۔ فہرست ادویات دس پیسے کے ٹکٹ بھجوا کر طلب فرمائیں۔

نیز اپنی طبی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے اور خالص اجزاء۔ واجبی قیمت پر نسخہ جات بنوانے کے لئے المنار دواخانہ ربوہ کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں!

اچھوتے اور بے مثل

ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ وساده سیٹ

اور

چاندی کے خوشنما برتن۔ ٹی سٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کمرشل بلڈنگ، دی مال لاہور۔ فون ۲۶۲۳

یواسیر اور دمہ کے علاوہ

مندرجہ ذیل آٹھ امراض کیلئے بھی چار خورا کی اکسیریں تیار کی گئی ہیں۔

نزلہ (حلق سے اخراج) زکام، سردی کھانسی، نمونیہ، ناسور، تپ خیر مسدہ، سر درد اور جوڑوں اور اعصاب کا درد۔

دعویٰ کسی بھی اکسیر کے چار خورا کی کورس سے متعلقہ مرض بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ (قیمت فی کورس -/۱۰)

ثبوت کسی بھی مرض کے لئے اکسیر کی ایک آزمائشی خوراک مفت پیش خدمت ہے۔

● کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

● ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ گولبازار۔ ربوہ

ھوالشافی خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ھوالناصر

روگ کا سوگ نہ کر!

دمہ ضیق النفس اور مزمن کھانسی کی بیماری سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے!

کیونکہ

اس بیماری کا فوری اور زود اثر مکمل علاج ہمارے ہاں کئی سالوں سے متواتر کیا جا رہا ہے جس سے بفضل خدا ہزاروں مریض صحت یاب ہو چکے ہیں۔ لہٰذا اگر خدانخواستہ آپ یا آپ کا کوئی عزیز دوست دمہ یا مزمن کھانسی کی بیماری کا علاج کروا کر ہر طرف سے مایوس ہو چکا ہو تو آج ہی تسلی بخش اور مجرب علاج کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھیں

ماہر معالج امراض دمہ مزمن کھانسی و غیرہ حاذق حکیم ڈاکٹر نثار احمد بنگوی (شیر کے برانڈ)

غلام محمد آباد۔ شاہی چوک محلہ دار الفضل ڈی ۱۳۵۷ شہر لائل پور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفید اور مؤثر دوائیں

— نور کاجل —

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کیلئے
مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر۔ آنکھوں کی بہت سی
بیماریوں کا علاج ہے۔ بچوں، عورتوں اور مردوں
سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

— تریاق اٹھرا —

اسقاطِ حمل، بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا یا
کمزور رہنے کے لئے مفید عالم گولیاں۔

قیمت مکمل کورس پندرہ روپے

— نورِ نظر —

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ
کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمل کورس ۲۵ روپے۔

— سُرمہ خورشید —

دُھند، غبارہ، خارش، کُکرے، موتیا بند اور دیگر امراضِ
چشم کے لئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ جنرل روڈ ربوہ۔ فون نمبر ۳۸

دماغی امراض

مثلاً مالیخولیا۔ وہم۔ وسواس۔ جنون۔ دیوانگی۔
بے خوابی اور کمزوری دماغ کا جدید طریقہ سے

کامیاب علاج

کرشمہ حکمت

خارش ہر قسم۔ دھدر۔ بالچر۔ چمبل۔ گنج اور لوط کا

کامیاب علاج

دواخانہ حکیم عبدالعزیز کھوکھر منزل غربی چک چٹھہ
تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

زرعی و صنعتی ضروریات کے لئے

احمد کولڈ سٹارٹ

ڈیزل آئل انجن

بارہ تا پچاس ہارس پاور

چلنے میں دیرپا، مضبوط، کم خرچ اور گارنٹی شدہ

تیار کردہ **نور ٹریکٹر مکینیکل انجینئرز**

ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

الفضل روزنامہ ربوہ

الفضل ہمارا، آپ کا اور سب کا اخبار ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطبات، علماء سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ملکوں میں احمدیہ جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں۔

آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ اس کی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فرض ہے۔

دفتر دوم کی

انیس ۱۹ سالہ کتاب

خوشخبری برائے مجاہدینِ دفتر دوم

اس یادگاری کتاب کی طباعت زیرِ غور ہے

اس میں وہ تمام مجاہدین ہوں گے جن کا چندہ تحریک جدید ۱۹۴۴ء سے ۱۹۶۳ء تک ہر سال بغیر کسی ناغہ کے وصول ہوگا۔

اپیل

اپنے ناغہ کے سالوں کو ابھی سے پُر کر لیجئے!

سرزمینِ قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے سنہ ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

قدیمی ـــــ اوّلین ـــــ شہرہ آفاق

حبّ اٹھرائٹس

مکمل کورس بتیس روپے

دوائی خاص

زنانہ امراض کا واحد علاج

دو اونس کی قیمت پچھ روپے

زوجام عشق

طاقت کی لاثانی دوا

قیمت ۶۰ گولی سولہ روپے

ہمارا اصول

- صاف ستھرے اجزاء
- دیانتدارانہ دواسازی
- عمدہ پیکنگ
- غریبانہ قیمت
- مخلصانہ مشورہ

اور

اسی اصول کے تحت سنہ ۱۹۱۱ء سے آپ کی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں۔!

حبّ مفید النساء

بے قاعدگی کا بہترین علاج

پانچ روپے

نرینہ اولاد گولیاں

انعامِ خداوندی

قیمت فی کورس پندرہ روپے

حبّ مسان

سوکھے کی مجرب دواء

تین روپے

معین الصحت

آنتوں خرابی جگر اور یرقان کا علاج

پانچ روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

بالمقابل ایوان محمود۔ ربوہ